پہلا خطبہ صفر

ہجرت رسول ﷺ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِ اِذْیَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍلَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ. (پارہ نمبر ۱۰، سورہ توبہ)

ترجمہ: اگرتم رسول ﷺ کی مدد نہ کرو گے تو (نہ کرو) اللہ تعالیٰ (خود کافی ہے اوراس) نے آپ کی مدد اس وقت فرمائی جب کہ آپ کو کفار (مشرکین) نے مکہ سے نکال دیا تھا۔ جب کہ آپ دو آدمیوں میں دوسرے تھے۔ جس وقت کہ وہ دونوں غار میں تھے۔ جب آپ اپنے یار (غار) سے فرمارہے تھے کہ تم میرا کچھ) غم نہ کھاؤ۔ بالیقیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ (کے قلب) پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور آپ کو ایسے لشکروں سے قوت دی جن کو تم نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بات (اور تدبیر) نیچی کردی اور اللہ ہی کو بول بالا رہا اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے!

حضرات گرامی! یہ صفر کا مہینہ کا آخر میں سرکاردو عالم ﷺ نے اپنے محبوب شہر مکہ مکرمہ سے مشرکین کی چیرہ دستیوں اور مظالم سے تنگ آکر ہجرت فرمائی تھی۔ سیرت پاک کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ہجرت رسول ﷺ دوحصوں پر مشتمل ہے۔

ایک حصہ ہجرت رسول ﷺ کا مکہ مکرمہ سے غارثور تک کا ہے اور دوسرا حصہ غارثور سے مدینہ منورہ تک ہے اس وقت میں نے جو آیت کریمہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے غارثور کی ہجرت کو بیان فرمایا ہے!

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ

ہمارے ہاں بھی یہ محاورہ مشہور ہے کہ اگر تم میری مدد نہ کرو گے تو نہ کرو میں تمہارا محتاج تھوڑا ہی ہوں میرے لیے میرا خدا کافی ہے! اسی طرح بلاتشبیہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے لوگو! اگر تم نے میرے رسول ﷺ کے ساتھ دین میں نصرت نہ کی تو (نہ کرو) اللہ تعالیٰ تمہارے محتاج نہیں ہیں۔ وہ اپنے رسول ﷺ کی مدد فرمائیں گے جیسا کہ اس کی نصرت اور مدد کی۔ تازہ مثال تمہارے سامنے ہے۔ جس وقت مشرکین مکہ نے سرکار دو عالم ﷺ کے متعلق دارالندوہ میں ایک میٹنگ بلائی تا کہ محمد ﷺ کے اثر ورسوخ کو کم کرنے اور آپ کے ساتھیوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے تدبیر اختیار کی جائے جس سے آپ کی تمام تر مساعی سرد پڑ جائیں!

انجمن مشرکین مکہ لمیٹڈ کی میٹنگ

سیر ومغازی کے امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ دارالندوہ میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، حکیم بن حزام، حارث بن عامر، نضر بن حارث، امیہ بن خلف وغیرہ جمع ہوئے۔ ابلیس لعین بھی ایک مشرک کی صورت میں اس میٹنگ میں شامل ہوا۔

سب نے سرکار دو عالم ﷺ کی مقبولیت اور شب وروز آپ کے بڑھتے ہوئے اثرات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اپیل کی کہ محمد ﷺ کو کسی نہ کسی طریقہ سے راستہ سے ہٹایا جائے تا کہ ہماری نذر ونیاز اور چڑھاووں کی دوکانداری ختم نہ ہونے پائے۔ چنانچہ ایک نے مشورہ دیا کہ آپ کو لوہے کی زنجیروں میں محبوس کر کے ایک مکان میں قید کر دیا جائے۔

دوسرے نے مشورہ دیا کہ یہاں سے جلاوطن کر دیا جائے۔ ابوجہل نے کہا کہ میں ایک ایسی رائے دیتا ہوں کہ تم سب اس پر اتفاق کرو گے...... سب نے ہمہ تن گوش ہو کر کہا کہ وہ کیا ہے؟

ابوجہل نے کہا کہ (محمد ﷺ) کو قتل کر دیا جائے اور اس کی تدبیر یہ ہے کہ ہر قبیلے کا ایک نمائندہ لیا جائے۔ اس طرح تمام قبائل کے نمائندے سردار مل کر محمد ﷺ کو قتل کر دیں۔ اس طرح قتل کی ذمہ داری بھی کسی ایک قبیلہ کی گردن پر نہیں ہوگی اور مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ بنو عبد مناف پوری قوم سے تو لڑ نہیں سکیں گے۔ اس سے ہمیں اور ہمارے معبودوں کو سکھ چین کا سانس نصیب

ہو جائے گا! چنانچہ مشرکین مکہ کمپنی لمیٹڈ کے تمام ممبران نے سرکار دو عالم ﷺ کے قتل کی قرار داد کو متفقہ طور پر پاس کر دیا اور اس کے لیے کسی رات حضور ﷺ کا محاصرہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

خدا نے راز فاش کر دیا

رب محمد ﷺ نے اپنے محبوب کو مشرکین کی اس میٹنگ سے آگاہ کر دیا اور ان کا تمام تر منصوبہ اور راز اپنے محبوب پر فاش کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ۔

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ. (پ ۹، سورہ انفال)

ترجمہ: اور جب کافر لوگ آپ کی نسبت (بڑی بڑی) خفیہ تدبیریں کر رہے تھے کہ آپ کو قید کر لیں یا آپ کو قتل کر ڈالیں یا آپ کو (وطن) سے خارج کر دیں اور وہ (تو) اپنی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنی تدبیر کر رہے تھے اور سب سے بہتر تدبیر والا اللہ ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کو اللہ نے ان کے ارادوں اور سازشوں سے باخبر فرمادیا تاکہ آپ ان کے شر اور فتنے سے محفوظ رہیں۔ آخر وہ وقت آ ہی گیا کہ غیر اللہ کی نذر و نیاز کھانے والے مشرکین ''بیت نبوت'' کا محاصرہ کرنے کے لیے پہنچ گئے

مشرکین کا ''بیت نبوت'' پر حملہ اور محاصرہ

انجمن مشرکین مکہ کے ممبران مسلح ہو کر پوری تیاری سے آج ''بیت نبوت'' کا محاصرہ کرتے ہیں اور ہر ایک سردار کی خواہش ہے کہ محمد ﷺ کا سر قلم کرنے کے لیے میں پہلا وار کروں گا اور اپنی قوم میں اپنی بہادری اور اپنے معبودوں سے وفاداری کا حق نمک ادا کر کے ایک مثال قائم کر دوں گا۔ بیت نبوت کا محاصرہ کرنے کے لیے ایک دو نہیں بلکہ حضرت علامہ حلبی فرماتے ہیں کہ

وهم مائة رجل من صناديد قريش

ترجمہ: اور وہ قریش کے سو بہادر سردار تھے!

پورے بیت نبوت کا چاروں طرف سے نام نہاد بہادروں نے محاصرہ کر لیا اور ننگی تلواروں کو ہوا میں لہراتے ہوئے ہنسی مذاق میں کہتے تھے کہ آج اس کی نبوت کے کرشمے دیکھیں گے اور محمد ﷺ کو

مزا چکھا دیں گے! اس کا وجود سرزمین مکہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مٹا دیا جائے گا! چاروں طرف مشرکین کا ہجوم......اور محاصرہ...... بیت نبوت کے باہر سو مشرک......اور بیت نبوت میں...... دو موحد نبی ﷺ ......اور ایک علیؓ......مشرک مادی طاقت پر نازاں......اور موحد خدا کی طاقت پر نازاں......مشرکین کا ہزاروں پر بھروسہ، موحدین کا ایک پر بھروسہ! تمام رات محاصرہ رہا۔

تمام رات تلواروں پہ نازاں مشرک!
بیت میں داخل نہیں ہوسکے!

خطیب کہتا ہے!

آیئے سوچیں
اسلام کہاں تھا؟ اور کفر کہاں تھا؟
اسلام بیت نبوت میں تھا!
کفر بیت نبوت سے باہر تھا!
آیئے یہ بھی سوچیں
صداقت کہاں تھی اور طاقت کہاں تھی؟
صداقت بیت نبوت کے اندر تھی!
طاقت بیتِ نبوت کے باہر تھی!
طاقت والے.........بزورِ شمشیر
بیت نبوت میں داخل ہوسکے یا نہیں۔
تاریخ نے فیصلہ دے دیا۔

طاقت والے۔ بزورِ شمشیر والے، تدبیر والے، تمام رات جھک مارتے رہے مگر...... بیت نبوت میں داخل نہیں ہوسکے!

معلوم ہوا کہ

بیت نبوت...... میں......بشورِ شمشیر داخلہ نہیں ملتا، بلکہ بیت نبوت میں حبِ نبی اور ایمان کی

صحتِ تعبیر سے داخلہ ملتا ہے۔

انجمن.....مشرکین کے ممبرو؟

کیوں نہیں دیواریں پھلانگ جاتے

کیوں نہیں صحن نبوت میں کود جاتے

آخر یہ چار دیواری تمہارے قد وقامت سے تو بالا نہیں؟

جاؤ.........جلدی کرو.........اندر داخل ہو جاؤ۔مولی کریم کی طرف سے آواز آتی ہے۔

خبردار!

فقد نصرہ اللہ اذاخرجہ الذین کفروا

آگے مت آنا...................پہرہ میرا ہے

آج محمد ﷺ کے گھر کا پہرادار میں ہوں۔

گھر...................مصطفےٰ ﷺ کا

پہرہ...................خدا کا

اللہ خیرا لماکرین

خطیب کہتا ہے

نہ اس وقت کا مشرک اور کافر بیت نبوت میں داخل ہو سکتا تھا۔نہ اس دور کا کافر اور مشرک بیت نبوت میں داخل ہو سکتا ہے۔

رہے نام اللہ کا

صداقت کا ٹکٹ علیؓ کے پاس تھا

وہ بیت نبوت کے اندر گیا!

صداقت کا ٹکٹ صدیقؓ وفاروقؓ کے پاس تھا۔

وہ بیت نبوت کے اندر ہیں۔

نبوت کے گھر کی مہکتی ہوئی فضاؤں سے آج تک مزے لوٹ رہے ہیں۔اور قیامت تک اس

سدابہار گلشن کی بہاریں لوٹتے رہیں گے!

موحدین پر حملے کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے

یہ انجمن مشرکین مکہ لمیٹڈ کا پرانا منشور ہے جس پر اس کی معنوی اولاد قیامت تک عمل پیرا رہے گی

جن کے پاس صداقت کے ٹکٹ نہیں تھے۔

وہ رسول ﷺ کے گھر نہ اس رات کو جاسکے اور نہ قیامت تک جاسکیں گے۔ زیادہ سے زیادہ ہوا۔ تو اپنے بڑوں کی پیروی میں باہر ہی سے واپس آ جائیں گے!

بدنصیبی کی انتہا!

اور مزے کی بات!

پوری رات کافر..................قیام میں رہے!

رسول ﷺ کے دروازے.......................پر قیام

رسول ﷺ کے گھر کے سامنے قیام

مگر یہ قیام میں ہی رہے۔

اور خدا کا پیارا رسول ﷺ ....ان کی آنکھوں میں خاک ڈال کر چلا گیا......اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بصارت پر پردے ڈال گیا! اور یہ تلاش ہی کرتے رہے کہ مرے آقا مرے مولیٰ کدھر ہو؟

حضرت علیؓ آپ کے ساتھ کاشانہ نبوت میں تھے۔ آپ نے دروازے کی سوراخوں سے مشرکین کی سرگرمیوں کو دیکھا تو فوراً عرض کیا؟

حضور ﷺ مشرک آ گئے......

فرمایا فکر نہ کرو

وہ تو ابھی آئے ہیں

ہمارا بچانے والا پہلے ہی موجود ہے!

فقد نصره الله اذ اخرجه الذین کفروا!

سرکارِ دوعالم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کے اے علیؓ.........آپ آج رات میرے بستر پر سو رہیں۔

یہ میری سبز چادر اوڑھ لیں۔

یہ میرے پاس ان دشمنوں کی امانتیں ہیں یہ شور نہ کریں کہ محمد ﷺ ہماری امانتیں لے کر چلا گیا..... میں ان تمام مشرکین کی امانتیں آپ کے سپرد کرتا ہوں اور آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ مکہ کے ایک ایک دشمن کی امانت اس کے سپرد کر کے یہاں سے آنا تا کہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ محمد ﷺ ......امین ہے!

یہ دشمنوں کی.........امانتیں.........بھی ادا کرتا ہے اور علیؓ.........کے ہاتھوں.........ادا کرتا ہے.............جو محمد ﷺ.........دشمن.............کی امانت علی کے ہاتھوں ادا کرائے گا۔ خواہ علیؓ کتنی ہی مشکل میں کیوں نہ مبتلا ہو جائیں وہ علیؓ کی امانت بھی علیؓ کو دے گا ....صدیقؓ کو نہیں

خطیب کہتا ہے

علیؓ کو سبز چادر میں سلایا۔

صدیق و عمرؓ کو سبز روضے میں سلایا۔

اے خدا!

اے محمد ﷺ.............کے خدا.............تو بتا..... نبی ﷺ کی امانت.........تو......

علیؓ کے حوالے تیری امانت.............کس.............کے حوالے

آواز آتی ہے

نبی ﷺ کی امانت علیؓ کے حوالے

خدا کی امانت صدیقؓ کے حوالے

مولیٰ کریم نے فرمایا.................میرے محبوب تیاری کرو

ہجرت کے لیے تیار ہو جاؤ!

کیسے جاؤں مولیٰ؟.............................زبان حال سے عرض کیا ہوگا

چاروں طرف محاصرہ ہے؟

حکم ہوا۔جبرائیل.........................یارب جلیل

میرے محبوب سے سلام کہہ....................اورعرض کرو مٹی کی مٹھی بھر کے لاؤ............

اوران کافروں کی طرف پھینکو

مولیٰ تو ہی بتا............ کیسے پھینکیں گے

دروازے بند

روشن دان بند

کھڑکیاں بند

اورسامنے پھینکیں تو

دائیں جانب والے بچ گئے

دائیں جانب پھینکیں تو

بائیں بازو والے بچ گئے

تقدیرآواز دیتی ہے

میرے محبوب سے کہو.........................مٹی پھینکنا تیرا کام

اوراندھے کرنا میرا کام

کیا ہوا اگر وہ چاروں طرف ہیں

بچانے والا بھی تو چاروں طرف ہے

لاموجود فی الکونین ولا مقصود الا ھو

فقد نصرہ اللہ......کی تازہ جھلکی

روایات میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سبز چادر دے کر لٹادیا۔

شاھت الوجوہ پڑھ کر ایک ایسی پھونک ماری کہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کاشانہ نبوت کو دیکھ رہے تھے۔ایک دم ان کی آنکھوں پر پردے گئے۔اور وہ نبی ﷺ کو دیکھنے سے عاجز آ گئے۔

خدا نے مشرکوں کی......... ایسی بتیاں بجھائیں.................. کہ نہ رسول ﷺ اس وقت نظر آیا.......... اور نہ رسول ﷺ آج تک نظر آیا اور مزے کی بات ہے.......... اس رات ایسی بتیاں بجھیں کہ آج تک بتیاں بجھانے کا رواج ہے تا کہ کچھ تو...... بڑوں کی یاد تازہ ہو جائے۔

فقد نصرہ اللہ

مشرک قیام میں ہی رہے۔

مشرک آنکھیں ملتے ہی رہ گئے۔

اللہ کے رسول ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے۔یسین کی تلاوت کرتے ہوئے نہایت اطمنان سے تشریف لے گئے۔

آیئے! ذرا دیکھیں تو حضور ﷺ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔وہ دیکھو، یہ تو اسی راستہ پر جا رہے ہیں جو صدیقؓ کے گھر کو جا رہا ہے۔یہ تو اسی گلی کی نکر سے مڑ رہے ہیں جو صدیق اکبرؓ کے دروازے کی طرف جا رہی ہے؟

خطیب کہتا ہے

ہے کوئی ماں کا لال

جو نبی ﷺ ....کو صدیق کے دروازے پر جانے سے روکے

روک لو — اگر جان ہے

روک لو — اگر طاقت ہے

روک لو — پھر نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہ ہوئی

وہ دیکھو.................. نبوت،صداقت کے دروازے پر جا رہی ہے۔

اگر تم نہیں روک سکتے اور یقیناً نہیں روک سکتے تو آیئے مان جائیں کہ جس دروازے پر نبی ﷺ ہجرت کی رات کو گیا۔ہم بھی اسی دروازے پر جائیں گے،تو مصطفیٰ ﷺ راضی ہوں گے!

اسی دروازے سے رضائے خدا ملتی ہے۔
اسی دروازے سے رضائے مصطفیٰ ملتی ہے۔

اللھم صل وسلم دائما ابدا

روایات میں آتا ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ سیدھے ابوبکرؓ کے دروازے پر تشریف لے گئے اور صدیقؓ کو فرمایا کہ تیار ہو جاؤ میرے ساتھ چلنا ہے سیدنا صدیقؓ کی آنکھوں میں مسرت سے آنسو آ گئے کہ آج رات مجھے رسالت کی رفاقت کی قابلِ فخر سعادتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ آج دنیا نے یہ وقت بھی دیکھ لیا کہ تمام دنیا کو حکم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے دروازے پر جاؤ۔ اور آج رات......
نبی ﷺ کو حکم ہوا کہ صدیقؓ کے دروازے پر جاؤ.......... سبحان اللہ

صدیق اکبرؓ تو تیار تھے ہی
تمام اثاثہ گھر کا ساتھ لیا
بیٹی، بیوی، بوڑھے والدین کو خدا کے سپرد کیا!
نہ انہوں نے پوچھا کہاں جاؤ گے
نہ انہوں نے بتایا کہ کہاں جاؤ گے

آنکھوں آنکھوں میں سفر کے تمام خاکے طے ہو گئے۔ اعتماد کا اس قدر عدیم المثال مظاہرہ چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

سیدہ اسماءؓ نے جلدی سے ناشتہ بنایا تو شہ دان تیار کیا...... منہ باندھنے کے لیے اپنا پٹکا پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیا۔ اس سے تو شہ دان کا منہ باندھا گیا!

والد نے غار میں کرتا چیرا
بیٹی نے گھر میں پٹکا چیرا
آخر کیوں نہ ایسا کرتیں
بیٹی بھی تو صدیقؓ کی تھیں!

نبی ﷺ بھی موج میں تھے۔ جاتے جاتے سیدہ بنت صدیقؓ کو تمغہ دے گئے۔ ذات

النطاقین.

خطیب کہتا ہے

عبداللہؓ کو......ابو ہریرہؓ کہا.........انہوں نے عمر بھر اس لقب کو اپنائے رکھا۔ ابومحذورہؓ کے بال پکڑے

تو انہوں نے عمر بھر بالوں کو سنبھالے رکھا۔

علیؓ کو ابوتراب کہا......تو انہوں نے اس محبت بھرے لقب کو سینے سے لگائے رکھا۔ سیدہ اسماء بنت ابی بکر کو ذات النطاقین فرمایا تو انہوں نے تمام عمر اسی لقب کو حرز جان بنائے رکھا۔

باپ	صدیق
بیٹی	اسما بنت صدیق
باپ	ثانی اثنین
بیٹی	ذات النطاقین

دونوں محب ومحبوب رات کی تاریکی میں کاشانہ صدیق اکبرؓ سے نکلتے ہیں۔

فخرجا من خوخة لابكرٍ في ظهر بيته ثم عمدا الىٰ غارٍ بثورٍ. (البدايه والنهايه ج ۱)

ترجمہ: دونوں گھر کی پشت کی کھڑکی سے نکلے اور غار ثور کے قصد وارادے سے تشریف لے گئے۔ مکہ مکرمہ سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر کوہ ثور ہے۔ اس کی چڑھائی نہایت دشوار تھی۔ راستہ بہت ہی سنگلاخ تھا۔ نوکیلے پتھر نبی ﷺ کے پائے نازک کو زخمی کررہے تھے اور ٹھوکر لگنے سے آپ کو نہایت تکلیف ہو رہی تھی۔ سیدنا صدیق اکبرؓ اپنے محبوب کی اس تکلیف کو برداشت نہ کرسکے! نہایت ادب سے ٹھہرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور ﷺ میں آپ کی اس تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتا۔

آیئے سوار ہو جائیں۔

دنیا جانتی ہے وہاں کوئی سواری نہیں تھی؟

صدیق! پیغمبر کو سوار ہونے کے لیے تو درخواست کرتے ہو۔
آخر سواری بھی تو ہو
کہاں سوار کراؤ گے
آواز آتی ہے کیا ہوا اگر آج صدیق کی سواری نہیں ہے تو صدیق خود نبوت کی سواری بن جائے گا۔
وہ دیکھو.................ایک عجیب منظر
علامہ حلبی فرماتے ہیں کہ **حتی حفیت رجلاہ فلما راھما ابو بکر قد حفیتا حملہ علی کا ھلہ وجعل یشتد بہ حتی الی فم الغار فانز لہ** (سیرت حلبیہ)
بیہقی میں ہے جب سرکار دو عالم ﷺ کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے تو صدیقؓ نے آپ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا۔ **حملہ الصدیق علی کاھلہ** ۔ دیکھا آپ نے......ایک روح پرور منظر...........
ایک ایمان افروز منظر عشق ومحبت کا ایک عدیم النظیر منظر..........
نبی وصدیق.......................ایک لازوال منظر
بلندی ہی بلندی
نبی صدیق کے کندھوں پر
نبوت صداقت کے کندھوں پر
آقا غلام کے کندھوں پر
ایک دنیا نے نبی ﷺ کو حلیمہ کے کندھوں پر دیکھا
اونٹنی کے کندھوں پر دیکھا
براق کے کندھواں پر دیکھا
تو آج
صدیق کے کندھوں پر بھی دیکھ لے
منصف نے

حلیمہ کو سونمبر دے دیئے

اونٹنی کو سونمبر دے دیئے

براق کو سونمبر دے دیئے

صدیقؓ کو

سونمبر دیتے ہوئے کیوں خاموش ہے۔

منصف بول جلدی بول

چلو سو۱۰۰ نمبر نہ سہی

اول نمبر دے دیں

کیوں.............................نمبر ا ہو گا

تو ۱۰۰ بنے گا..................نمبر ا نہیں تو ۱۰۰ کہاں؟

خلافت کا جھگڑا نہ کر............شور ہے

صدیقؓ خلافت لے گیا!

خطیب کہتا ہے

تو روتا ہے کہ صدیقؓ خلافت لے گیا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔

صدیق ہجرت کی رات نبوت کو لیے جا رہا ہے۔سبحان الله

رفتار صدیق کی ہے اور چہرہ نبوت کا ہے اسی پر خداوند قدوس فرماتے ہیں کہ وہ دیکھو

اذا خرجه الذين كفر و ثاني اثنين.

علیؓ	نبی کے کندھوں پر	
حسینؓ	نبی کے کندھوں پر	
نبی ﷺ	صدیق کے کندھوں پر	
سواری	بھی	اعلیٰ
سوار	بھی	اعلیٰ

ثانی اثنین

دوسرا دو کا......... اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں سرکار دو عالم ﷺ کے اس محبت بھرے سفر کا نقشہ کس عجیب انداز سے کھینچا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ

ثانی اثنین.......... دوسرا دو کا

اول نبی

ثانی صدیق

نقشہ کچھ یوں بنے گا

فاران پر	اول نبی	ثانی صدیق
بدر میں	اول نبی	ثانی صدیق
احد میں	اول نبی	ثانی صدیق
خندق میں	اول نبی	ثانی صدیق
خیبر میں	اول نبی	ثانی صدیق
مزار میں	اول نبی	ثانی صدیق

لیکن غار میں ترتیب بدل گئی

غار میں	اول صدیق	ثانی نبی

غار میں سب پہلے صدیق اکبرؓ داخل ہوتے ہیں۔تا کہ غار کی مکمل طور پر صفائی کر کے پھر سرکار کو داخل کیا جائے۔

معلوم ہوا کہ صدیق اکبرؓ کو دل کی غار میں داخل کر کے پہلے دل کی صفائی کرائیں گے تو پھر نبی کی محبت داخل ہوگی اقدائے صحابہ مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری کیا خوب فرما گئے۔

صدیق پیشتر ہوئے داخل جو غار میں
یہ ہے دلیل قیم و برہان آشکار
صدیق جب تلک نہ کسی دل میں آئیں گے

اس دل میں آئیں گے نہ نبوت کے تاجدار

اِذ هُمَـاَ فِي الغَـارِ :جب وہ اثنین کریمین غار پر پہنچے تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے عرض کیا کہ مکانک یارسول ﷺ حتی استبری الغار۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ غار میں داخل ہو گئے اور اسے صاف کیا۔ جب غار کو مکمل طور پر صاف کرلیا تو پھر سرکار دوعالم ﷺ سے عرض کیا کہ

انزل یارسول الله ﷺ فنزل وقال له ان اقتل فانا رجل واحد من المسلمين وان قتلت هلكت الا مة. تفسير خازن

ترجمہ:یارسول ﷺ اب آپ تشریف لایئے پھر آپ تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکرؓ نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا۔ اگر میں قتل ہو گیا تو (کوئی بات نہیں کیونکہ) میں تو ایک مسلمان ہوں اور اگر (خدانخواستہ) حضورؐ قتل ہو گئے تو امت تباہ ہو جائے گی!

امام ابوالقاسم بغویؒ نے تو ایک روایت نقل کر کے سیدنا صدیق اکبرؓ کی فدا کاری اور عشق رسالت میں فنائیت کے ایک عظیم باب کو روشن کردیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ

مكانک انت حتى ادخل يدى فاحسه واقسه فان كانت فيه دابة اصا بتني قبلک (البداية)

ترجمہ: حضور ﷺ ٹھہریں یہاں تک کہ میں غار میں داخل ہو کر اچھی طرح ہاتھوں سے ٹول کر دیکھ لوں تا کہ اگر اس میں کوئی موذی جانور ہو تو آپ کو تکلیف نہ دے۔

بلکہ مجھے تکلیف دے!

غار کے اندر

غار ثور کے اندر یار غار نے صدق وصفا عشق ووفا ایثار وفدائیت اور جاں نثاری وقربانی کا جو فقید المثال مظاہرہ فرمایا ہے وہ ایک ایسا عظیم شاہکار ہے۔ جسے تاریخ وسیرت کے علاوہ خود کتاب اللہ نے انمٹ غیر فانی اور زندہ وجاوید بنادیا ہے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میری تمام زندگی کا عمل حضرت ابوبکرؓ کے ایام میں سے ایک یوم کے برابر اور تمام راتوں کا عمل ایک رات کے برابر ہو جائے.....تو میرے لیے سستا سودا ہوگا۔ پوچھا گیا کہ کون سی رات؟

فرمایا کہ جس رات وہ رسول ﷺ کے ساتھ غارِ ثور کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ جب وہاں پہنچ گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا۔

واللہ لا تدخلہ حتی ادخل قبلک فان کان فیہ شیی اصابنی دونک

ترجمہ: خدا کی قسم آپ غار میں داخل نہ ہوں۔ میں آپ سے پہلے داخل ہوں گا تا کہ اگر اس میں کوئی موذی چیز ہو تو وہ آپ کو نہ بلکہ مجھے تکلیف دے!

چنانچہ سیدنا صدیقؓ غار میں داخل ہو گئے، خود جھاڑ دیا، ایک طرف کچھ سوراخ تھے۔ آپ نے اپنی چادر پھاڑ کر اس سے انہیں بند کر دیا۔ دو سوراخ بچ گئے، تو آپ نے اپنے دونوں پاؤں ان پر رکھ دیئے۔ پھر رسول ﷺ سے عرض کیا۔

ادخل فدخل رسول ﷺ ووضع راسہ فی جرہ ونام فلدغ ابوبکر فی رجلہ.

حضور آپ تشریف لائیے! چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکرؓ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ ایک سوراخ میں سے سانپ نے حضرت ابوبکرؓ کے پاؤں میں ڈس لیا (یعنی ڈنگ مارا) اس سانپ کے ڈسنے سے ابوبکر صدیقؓ نے حرکت نہیں کی تا کہ حضور ﷺ کے آرام اور نیند میں کوئی خلل نہ آ جائے!

زہر نے جسم صدیقؓ پر اثر کیا حتی کہ آنکھیں بھی اس زہر سے متاثر ہوئیں کہ

فسقطت دموعہ علیٰ وجہ رسول ﷺ فقال مالک یا ابا بکر

پس آپ کے آنسو رسول ﷺ کے چہرہ انور پر گرے۔ آپ نے (بیدار ہو کر) فرمایا ابوبکرؓ تمہیں کیا ہوا۔ عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں مجھے سانپ نے کاٹ کھایا۔ رسول ﷺ نے (اس جگہ پر) لعاب دہن لگایا تو سب دکھ درد جاتا رہا!

حضرت انسؓ ایک روایت کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو آپ نے ابوبکر سے پوچھا کہ آپ کی چادر کہاں ہے۔ اس پر ابوبکرؓ نے آپ کو ساری کاروائی (جو غار کی صفائی کے وقت ہوئی تھی) سنائی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر ابوبکرؓ کے لیے دعا فرمائی۔ **اللھم اجعل ابا بکر معی فی**

درجتی فی الجنہ فاوحی اللہ الیہ قد استجنا لک۔

ترجمہ۔الٰہی ابوبکرؓ کو جنت میں میرے درجہ میں میرے ساتھ کر دیجئے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ ہم نے آپ کی دعا قبول کر لی۔سیرت **النبویہ علی سیرت الحلبیہ.**

خطیب کہتا ہے

ابوبکر صدیقؓ	غار میں پہلے داخل ہوئے
سرکار دو عالم ﷺ	غار میں بعد داخل ہوئے
معلوم ہوا	دل میں صدیق کا داخلہ پہلے ہوگا
	تو پھر نبی کی محبت کا داخلہ ہوگا

صدیقؓ نے نبی کے دشمنوں سے غار کو پاک کردیا

نبی نے صدیق کے دشمن سے مزار کو پاک کردیا

آج بھی صدیقؓ کے دشمن نبی کے مزار پر جانے سے گھبراتے ہیں۔

کالے ناگ نے.................صدیق کو ڈنگ مارا

معلوم ہوا.................کالا ناگ.................آج نہیں

پہلے دن سے ہی صدیقؓ کا دشمن ہے!

صدیق کی آنکھ کا آنسو...........رخسار نبوت پر گرا

کسی کا آنسو دامن پر گرتا ہے

کسی کا آنسو زمین پر گرتا ہے

لیکن قربان جاؤں صدیق تیرے آنسو کے

تیرا آنسو رخسار نبوت پر گرا

جتنا قیمتی آنسو تھا

اس سے قیمتی......رخسار نبوت تھا

آنسو قیمت والا

رخسار قیمت والا

آنسو صدیق کا

رخسار نبوت کا..........سبحان اللہ

ما لک یا ابا بکر.................اے ابوبکرؓ تجھے کیا ہوا؟

کس محبت کے انداز میں یار کو خطاب ہے

یار تینوں کی ہویا؟

ہائے اس ایک سوال پر تمام دولتیں قربان۔

ایک ادائے تطہیر تھی

ایک ادائے صدیق تھی

ادائے تطہیر نے بھی　　دوست دشمن کی تمیز کردی

ادائے صدیق نے بھی　　دوست دشمن کی تمیز کردی

نبی کی چادر　　اہل بیت کے کام آئی

صدیق کی چادر　　نبی کے کام آئی

اس تقسیم پر دو جہاں قربان..........سبحان اللہ

اِذْ یَقُوْ لُ لِصَا حِبِهٖ لاَ تَحْزَنْ اِنَّ اللہَ مَعَنَا

ترجمہ: جب اپنے یارِ غار سے کہتے تھے کہ میرا غم نہ کھاؤ یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے!

حضراتِ گرامی! میں مضمون کو وقت کی قلت کے پیش نظر مختصر کرر ہا ہوں، ورنہ اس آیت کریمہ کا ایک ایک جملہ سمندر ہے جس میں جس قدر غوطے لگائے جائیں گے اسی قدر موتیوں کے خزانے ملتے جائیں گے۔

صدیق کو نبی نے صاحب کا لقب سے یاد فرمایا۔ ساتھی۔ یار۔ محبن

صدیقؓ کو اگر غم تھا تو صرف حضور ﷺ کو اس لیے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے یار میرا غم نہ کھا۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی ادھر تو میرا غم کھائے گا اور پرے سے اس کی نصرت کا دروازہ کھل

جائے گا! سبحان اللہ

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ :اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبرؓ پر تسکین نازل فرمادی۔ یعنی سکون سے آپ کا دل لبریز فرمادیا معلوم ہوتا ہے کہ محبوب کی تکلیف کے تصور سے دل میں آتش سوزاں تھی جسے مولیٰ کریم نے اپنی خاص عنایت سے ٹھنڈا کر دیا۔ ملتانی زبان میں کہتے ہیں کہ (وہاں ٹھاردتہ) گویا کہ دل ٹھنڈا کردیا۔

وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا :اور اس کی ایک ایسے لشکر سے تائید کی جو تیری نظر کی رسائی سے باہر تھا.........مثلاً مکڑی نے جالا تن دیا......کبوتری نے انڈے دے دیئے۔ سبحان اللہ...... جب مولیٰ کریم کام لینے پر آئیں، تو مکڑی اور کبوتر سے کام لے لیتے ہیں۔ جانوروں کا حصہ بھی عشق رسالت میں ڈال دیا۔ سنا ہے آج اسی نسل کے کبوتر حرم نبوی میں چہک رہے ہیں۔ کسی کی مجال نہیں کوئی اف تک کہے۔ بلکہ بادشاہ ان کے لیے دور دراز سے کھانے کا سامان بھیجتے ہیں۔

غار کے اندر بھی جس نے خدمت کی خدا نے اس کو بھی دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرما دیا۔

وَجَعَلَ کَلِمَةَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی وَکَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

اللہ تعالیٰ نے کافروں کی تدبیر کو نیچا کر دیا اور اللہ کا بول بالا ہو کر رہا......اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

صدیق و نبی کے دشمن آج بھی مغلوب ہوں گے اور اللہ کی بات غالب ہوگی۔ کیونکہ جس کا مقابلہ نبی و صدیق سے ہوگا......اس کا مقابلہ براہ راست خداوند قدوس سے ہوگا۔

وَکَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا.

حضرات گرامی! آخر میں صرف حضرت حسانؓ کے قصیدہ کا وہ حصہ سناؤں گا۔ جس کی خود سرکار دوعالم ﷺ نے فرمائش کی..................

نبی اکرمؐ نے حضرت حسانؓ سے فرمایا تھا کہ اے حسانؓ تو نے میری مدح میں اور اسلام کی مدح

میں تو بہت کچھ کہا ہے، کیا میرے یار صدیق کے متعلق بھی کچھ کہا ہے تو حضرت حسانؓ نے عرض کیا کہ ہاں حضور میں نے صدیق اکبرؓ کے متعلق بھی عرض کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مجھے سنایا جائے، چنانچہ آپ کے لیے ممبر بچھایا گیا اور آپ نے اپنے غار کے متعلق وہ تاریخی اشعار سنائے جو نبوت کی طرف سے صدیق اکبرؓ کے لیے سند صداقت بن گئے

حضرت حسانؓ نے فرمایا کہ

وثانی الا ثنین فی الغار المنیف و قد طاف العدو اذ صعد الجبلا و کان

حب رسول الله قدعلمو امن البر یة لم یعد ل به رجلا

مولانا سیدنا نورالحسن شاہ بخاری مدظلہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

صدیق آخرت میں ہو محزون کس طرح
جو یاں نبی سے دیکھا نہ جائے ہے بے قرار
صدیق تیرے سینہ پہ خود ان کا ہاتھ ہے
جن کا وجود پاک ہے محبوب کردگار
صدیق تیرے دل سا کسی کو ملا نہ دل
تسکین کا نزول ہو جس دل پہ بار بار

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّاالْبَلَاغُ الْمُبِیْن